مختلف ہیر کٹ سٹائلز کے بارے میں فتوی

الحمدللہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل انگلینڈ کے نوجوانوں میں مختلف ہیر کٹ سٹائلز مروج ہیں کیا یہ جائز ہیں؟ مثلاً سر کے کچھ حصوں بالکل شیو کر دینا اور کچھ پر بالوں کو چھوڑ دینا یا سر کی دونوں سائڈز کے بالوں چھوٹا کر دینا اور بیچ میں بالوں کو بڑا چھوڑنا۔ کیا یہ سب طریقے درست ہیں۔ اسلام میں سر کے بالوں کے کاٹنے کا کونسا طریقہ ہے؟

سائل: کبیر یوکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

سر کے مختلف حصوں کو منڈوا دینا مثلاً بیچ سر منڈوا دیا اور آس پاس کے بال چھوڑ دیئے یا آس پاس کے بال منڈوا دیئے یا گدی پر ایک گچھا بالوں کا چھوڑا دیا اور دائیں بائیں سب بال شیو کر دیئے اسے عربی میں قزع کہتے ہیں اور یہ ممنوع وخلافِ سنت ہے. حدیث میں اس سے منع کیا گیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے قزع سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ قزع کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا قزع یہ ہے کہ بچہ کے سر کے کچھ بال مونڈ دیئے جائیں اور کچھ رہنے دیئے جائیں۔

[الصحیح المسلم باب کراھۃ القزع نمبر 5681]

اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات میں ہے کہ: گفتہ اند قزع حلق راس است از مواضع متفرقہ آں و اگرچہ ظاہر عبارت کہ در تفسیر وے واقع شدہ مطلق است و لیکن شراح ہمہ تصریح کردہ اند بایں قید و در روایت فقہیہ نیز ہمچنیں آمدہ است۔ کہتے ہیں کہ "قزع" سر کے بالوں کو مختلف مقامات سے مونڈ ڈالنا ہوتا ہے اگرچہ بظاہر وہ عبارت جو تفسیر "قزع" میں واقع ہوئی ہے وہ مطلق ہے لیکن تمام شارحین نے اس قید کا صراحتاً ذکر کیا ہے (قید یہ ہے کہ سر کے مختلف حصے مونڈ دیئے جائیں) اور فقہی روایات میں بھی یونہی آیا ہے۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کتاب اللباس باب الترجل مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳/ ۵۷۱)

فتاوی ہندیہ میں ہے: یکرہ القزع و ھو ان یحلق البعض فیترک البعض قطعا مقدار ثلثۃ اصابع۔ "قزع" مکروہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ سر کے بعض بال مونڈ ڈالے جائیں اور بعض بال بمقدار تین انگشت چھوڑ دیے جائیں۔ (فتاوی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۵۷)

سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں کہ بالوں کی نسبت شرع مطہر میں صرف دو طریقے آئے ہیں:

ایک یہ کہ سارے سر پر رکھیں اور مانگ نکالیں۔ یہ خاص سنت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حج و حجامت یعنی پچھنوں کی ضرورت کے سوا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حلق شعر ثابت نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ میں قیام فرمایا اس مدت میں صرف تین بار یعنی سال حدیبیہ و عمرۃ القضاء وحجۃ الوداع میں حلق فرمایا **علی مانقلہ علی القاری فی جمع الوسائل عن بعض شراح المصابیح** { جیسا کہ ملا علی قاری نے مصابیح کے بعض شارحین سے جمع الوسائل میں نقل کیا ہے }۔(جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۸۲)

دوسرے یہ کہ سارا سر منڈائیں یہ حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عادت تھی وہ جناب بخوف جنابت کہ مبادا نہانے میں کوئی بال پانی بہنے سے باقی نہ رہ جائے حلق فرمایا کرتے۔

ikان کے سوا جتنے طریقے ہیں سب خلاف سنت اور یہ نئی تراشیں ایک ایک انگل کے بال رکھنا جب اس سے بڑھیں کتروا دینا یا آگے سے بڑے پیچھے سے کترے ہوئے یا وسط تالو سے پیشانی تک کھلوا دینا یا گدی کے بال منڈانا یا پیشانی سے گدی تک سڑک نکالنا یا منڈے سر خواہ بالوں کی حالت میں یعنی چوڑی قلمیں بڑھا کر رخساروں پر جھکانا یا داڑھی میں ملا دینا، یہ باتیں مخالف سنت وخلاف وضع صلحائے مسلمین ہونے کے علاوہ ان میں اکثر اقوام کفار کی ایجاد ہیں جن کی مشابہت سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

ردالمحتار میں ہے: **فی الروضۃ للزندویسی ان السنۃ فی شعر الراس اما الفرق أَوْ الْحَلْقُ۔** امام زندویسی کی روضہ میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ سر کے بال رکھے جائیں اور ان میں مانگ نکالی جائے یا بال منڈوا دئے جائیں اور سر بالکل صاف کرا دیا جائے۔ (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۶۱)

اور اسی فتوی میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ نے قزع کو ممنوع لکھا ہے۔

[فتاوی رضویہ ج۲۲ص۵۷۶]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو
الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Question: What do the Muftis of the Sharī'ah say concerning this matter that amongst the youth in England nowadays there are many different hair-styles in vogue. Is this permissible? For example to completely shave part of the hair of the head and leave other parts or to trim the hair on the sides of the head and leave the hair in the middle of the head long. Are all of these styles permitted? What is the Islamic method of cutting the hair?

Answer:

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

To shave different areas of the head hair, for example to shave the hair of the centre of the head and leave the sides long or to shave the sides or to shave all the surrounding hair and leave a tuft of hair at the back of the head, is known as Qaz' in Arabic and this is forbidden and opposes the Sunnah. This has been prohibited in the hadith:

Sayyidunā ibn 'Umar narrates that the Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) prohibited al-Qaz'. One of the narrators says I asked Nāf'i what is al-Qaz'? He replied: To shave part of the hair of the head of a child and leave a part.

[Sahīh Muslim hadith 5681]

In the commentary of this hadith in Ashi'at al-Lumu'āt it is mentioned:

"Qaz' is to shave the hair of the head at different places even though outwardly the expression that has come in the explanation of Qaz' is absolute but all the commentators have clearly mentioned this condition (that different areas of the head be shaved) and in the Fiqhī narrations this has also been mentioned in this way."

[Ashi'at al-Lumu'āt, Vol 3 Page 571]

In al-Fatāwā al-Hindiyyah it is stated:

“al-Qaz’ is makrūh [prohibitively] (disliked) and it is the shaving of part [of the hair] such that another part is left the amount of 3 fingers.”

[al-Fatāwā al-Hindiyyah Volume 5 pg 357]

My master A’lā Hazrat the Imām of the Ahl al-Sunnah al-Imām Ahmad Ridā Khān (may Allāh cover him with mercy) mentions in al-Fatāwā al-Ridwiyyah that only two manners of head hair have been mentioned in the pure sharī’ah:

“One is that hair should be kept all over the head and a parting should be made. This is the specific sunnah of the Master of the Messengers (may the peace and blessings of Allāh be upon him). Apart from in Hajj and for the need of performing Hijāmah (cupping) shaving the hair of the head is not established form the Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him). The Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) was in Madīnah for ten years and he only shaved the hair of his head three times; the year of Hudaybiyah, the ‘Umrah of Qadā’ and the Farewell Hajj (according to that which Mullā ‘Alī al-Qārī relates in Jam’ al-Wasā’il from some of the commentators of al-Masābīh)

[Jam’ al-Wasā’il Fī Sharh al-Masā’il Volume 1 pg 82]

Secondly shaving all the hair of the head was the habit of Sayyidunā ‘Alī (may Allāh ennoble his noble face), who would shave it all fearing that any hair might be left unwashed in ghusl.

Apart from these [two], all other ways are opposite to the sunnah. These new modern styles, leaving a finger of hair and when they grow beyond that to cut them, or to leave the front hair to grow and cut the hair from the back. Or to open the hair from the centre of the head to the forehead, or to shave the hair of the back crown of the head, to make a line of hair from the forehead to the back of the head, or to extend wide sideburns and make them hang on the cheeks or to blend them in with the beard, whether the rest of the head hair

is shaved or not. These matters apart from opposing the Sunnah and being contrary to the manner of the righteous muslims are mostly the invention of the disbelievers whose resemblance the Muslims should save themselves from.

In Radd al-Muhtār it is stated:

In al-Rawdah of Zandawaysī it is stated that the Sunnah concerning the hair of the head is either to grow it and part it or to shave it completely.”

[Radd al-Muhtār Volume 5 page 261]

In this same Fatwā A’la Hazrat has mentioned that al-Qaz’ is prohibited.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 22 pg 576]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری